آئین شکنی

تحریر: غلام سرور قریشی ریٹائرڈ ٹیچر عباس پورہ جہلم

ملک غلام محمد سے لے کر جنرل مشرف تک سیاستدانوں اور جرنیلوں نے آئین کی خلاف ورزی، اس کی بے حرمتی، معطلی اور تنسیخ کی ہے اور جسٹس منیر سے لے کر آج تک ہر عدلیہ نے آئین شکنی اقدامات کو سند جواز عطا کی ہے۔ اس کارِ بے خیر میں سیاستدان اور جنرلز برابر کے شریک رہے ہیں اور اسی طرح عدلیہ بھی۔ وکلا جو آئینی ماہرین ہیں، وہ بھی آئین شکنی اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے سیاستدانوں اور جرنیلوں کے اقدامات کی حمایت کرتے رہے ہیں اور اپنی بہترین دماغی اور قانونی لیاقت و مہارت مارشل لا کو جائز ثابت کرنے کیلئے برتتے رہے ہیں۔ ملک غلام محمد کے بعد غلام اسحاق خان اور فاروق لغاری اور چوہدری الطاف نے اسمبلیاں توڑنے کے ریکارڈ توڑ دیئے حتی کہ جنرل موسیٰ خان گورنر بلوچستان نے بھی بلوچستان اسمبلی توڑ دی حالانکہ کہا جاتا تھا کہ وہ اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ ایک بادام تک نہ توڑ سکتے تھے۔ مسٹر زیڈ۔ اے بھٹو نے غیر آئینی طور پر بلوچستان اور سرحد گورنمنٹ ڈسمس کر دی۔ اس لئے یہ کہنا کہ آئین شکنی صرف جنرلز نے کی ہے، اصولی طور پر غلط ہے۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ آئین شکنی کی ابتدا خود سیاستدانوں نے کی اور انتہا جرنیلوں نے کر دی۔ میرا خیال ہے کہ اگر سیاستدان آئین شکنی نہ کرتے اور آئینی روایات قائم کرتے اور ملک میں ایک مضبوط سیاسی ڈھانچہ تیار کرتے تو کسی فوجی یا غیر فوجی آمر کو آئین توڑنے کی جرأت نہ ہوتی۔ اگر ایوب خان ڈکٹیٹر تھے تو سکندر مرزا کیا تھا؟ ملک فیروز خان کی حکومت توڑ کر، آئین منسوخ کر کے مارشل لاء تو مؤخر الذکر نے لگایا تھا۔ لہٰذا اولین مارشل لاء ایک سویلین نے لگایا تھا۔ پھر اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ سیاستدانوں کے ایک بڑے گروپ نے جنرل ضیاالحق کو مارشل لاء لگانے پر اکسایا تھا۔ ایوب خان نے پی۔ پی۔ ایل پر قبضہ کیا تو کسی طرف سے صدائے احتجاج بلند نہ ہوئی بلکہ نوائے وقت کو چھوڑ کر سارا ملکی پریس اس کی گود میں بیٹھ گیا۔ بہت سے صحافی دس سال تک غلام پریس میں ایوب خان کی ڈکٹیٹر شپ کے گُن گاتے رہے اور یہی سہولت ہر فوجی ڈکٹیٹر کو حاصل رہی کہ اسے بہترین آئینی وکلا اور صحافیوں کی ایک بڑی جماعت کی خدمات حاصل رہیں۔ دنیائے قانون کے بڑے بڑے دماغ تا دمِ تحریر آمریت کے تسلسل کو قائم رکھنے کیلئے دن رات ایوانِ صدر میں سر جوڑے بیٹھے ہیں۔ عدلیہ کے حالیہ بحران کے پیچھے بھی انہی راسپوٹین قسم کے حضرات کا ہاتھ اور دماغ ہے۔

بہر حال یہ بھی درست ہے کہ وکلا، صحافیوں اور دانش وروں میں سے ایک مضبوط آواز ہمیشہ آمریت کے خلاف بلند ہوتی رہی اور یہ آواز آج بھی بلند ہو رہی ہے لیکن اسی طرح یہ بھی درست تر ہے کہ ضمیر کی منڈی میں آج بھی مندی نہیں ہے اور ق لیگ کی جگہ بھرپور عوامی مینڈیٹ کی حامل جماعت لے چکی ہے۔

میری اس تحریر کی غرض پاکستان کی آئینی تاریخ کے بدنما چہرے پر سے پردہ اٹھانا نہیں ہے بلکہ قارئین کی توجہ اس امر کی طرف دلانا ہے کہ آمروں اور آئین شکن لوگوں کے خلاف نفرتوں اور غیظ وغضب سے بھری تحریک جو عدلیہ کی بحالی کے واسطے چل رہی ہے، اس پر غور کریں کہ آخر ان لوگوں کا جرم اس کے سوا اور کیا ہے کہ انہوں نے آئینِ مملکت توڑا، اس کے مندرجات سے بغاوت کی اور اس سے باندھا ہوا عہدِ وفا توڑا؟؟ اخبارات چیخ رہے ہیں۔ آمروں اور آمریت اور ان کے چیلے چانٹوں کی مذمت میں ہر وہ لفظ برتا جارہا ہے جو برتا جاسکتا ہے۔ایک ایسی فضا تیار کر دی گئی ہے کہ گویا لوگ ان کی قبروں پر دُرّے مارنے پر تیار ہیں اور ان کی بوٹیاں نوچ لینا چاہتے ہیں۔ یہ ساری نفرت، یہ سارا غیظ وغضب صرف اس لئے موجزن ہے کہ ان لوگوں نے ہماری مملکت کا مقدس آئین توڑا تھا۔

اپنے اس جوشِ غضب کو دیکھیں تو اندازہ کر لینا کچھ مشکل نہیں کہ ہمارا آئین ہمیں بڑا ہی عزیز ہے جس کی بے حرمتی ہم سے برداشت نہیں ہوتی۔ یہ آئین ساختہ بھٹو ہے۔ایک آئین ساختہ اللہ ہے۔آمروں نے آئینِ مملکت توڑا۔اس کی خلاف ورزی کی۔ اس سے باندھا گیا، عہدِ وفا توڑا تو ہم ناراض ہیں۔کیا اللہ تعالیٰ اسی قاعدے پر ہم سے ناراض نہیں ہوگا کیونکہ ہم نے من حیث القوم اس کا قرآنی آئین توڑا ہے، اس سے باندھا گیا عہدِ وفا توڑا ہے۔اور اپنی زندگی، شیطانی آئین پر چل کر گزار رہے ہیں؟؟؟

اللہ تعالیٰ کو اپنا آئین بڑا ہی عزیز ہے۔اس سے اس کی خلاف ورزی دیکھی نہیں جاتی مگر......ہم اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔اس کی حدیں توڑتے ہیں۔سود، شراب، جو اجو اس نے حرام کیا تھا۔اس کو ہم نے حلال ٹھہرا لیا۔توحید جو اسے بڑی عزیز ہے، اسے مٹا کر رکھ دیا۔شرک کو عام کیا۔ترکِ صلوٰۃ کیا، انکار تو نہیں کیا مگر ادائے زکوٰۃ سے ہاتھ روکا۔اس آئین میں مستورات کا پردہ تھا، ہم نے اسے تار تار کر دیا۔

اس آئین میں ڈاڑھی تھی، ہم نے اسے صفاچٹ کر دیا، اس میں لباس ستار تھا، ہم نے اسے لباس حاکی کر دیا۔اس میں تصویر ناجائز تھی، ہم نے اسے اپنی زندگی کا لازمہ بنالیا۔اللہ نے اسوۂ محمدی ﷺ کو ہمارے لئے حسنہ کیا تھا مگر......ہم نے شیطان کا اُسوہ اپنا لیا۔کیا یہ آئینِ الٰہیہ کی کھلی خلاف ورزی اور عہد شکنی نہیں ہے؟ پس یاد رکھیں اسلامی آئین اور آسمانی ہدایت کی خلاف ورزی کر کے ہم اللہ کے نزدیک اتنے ہی مغضوب ہیں جتنے ہمارے نزدیک ملک غلام محمد سے لے کر پرویز مشرف تک کے وہ آمر ہیں جنہوں نے ہمارے عزیز آئین توڑے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آئینِ مملکت پاکستان توڑنے والے ڈکٹیٹرز کو میدانِ حشر میں اس جرم کی کوئی سزا اللہ تعالیٰ دیں گے یا نہیں مگر...... یہ بات بالیقین کہہ سکتا ہوں کہ آئینِ الٰہیہ توڑنے کے جرم میں پوری قوم جرنیلوں اور آمروں سمیت میدانِ حشر میں اللہ کی "بطشِ شدید" میں ماخوذ ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ